www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حافظ محمد اسحٰق زاہد

اسلامی انتہاپسندی..... حقیقت یا افسانہ

اس وقت دنیا بھر میں "اسلامی انتہاء پسندی" کا مسئلہ بڑی شدت سے اچھالا جا رہا ہے بالخصوص عرب ممالک میں مغربی میڈیا اسے شہ سرخیوں سے شہرت دے رہا ہے چنانچہ سربراہی ملاقاتوں اور چوٹی کی کانفرنسوں میں اسے ایک خوفناک صورتحال قرار دے کر اس پر غور و خوض شروع ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس کا جائزہ لینا از حد ضروری ہے تاکہ وہ وجوہ اور اسباب بھی سامنے آسکیں جو اس وقت اس کا ڈھنڈورا پیٹنے کا باعث بنے ہیں۔

اس بارے میں ہم پہلے مسلمان حکومتوں اور عوام کے طرز عمل کا تجزیہ مناسب سمجھتے ہیں تاکہ یہ سمجھ سکیں کہ وہ کونسے حالات تھے جو غیروں کی سازشوں اور الزام تراشیوں کو دنیا کی نظروں میں حقیقی باور کرانے میں مدد و معاون بنے اس سلسلہ میں ہم فی الحال دو مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

(1) ایران کا مبینہ اسلامی انقلاب جو ۱۹۷۹ء میں آیۃ اللہ روح اللہ خمینی کی تحریک کے نتیجے میں منظرعام پر آیا اس نے نہ صرف ایران میں اپنی تشددانہ کارروائیوں کے ذریعے دنیا کو اسلامی انتہاء پسندی سے چوکنا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا بلکہ امام انقلاب نے دوسرے اسلامی ممالک میں بزورِ قوت اپنی ناپسندیدہ کارروائیوں سے بے چینی پیدا کر کے اسے پھیلانے کی کوشش کی لہٰذا مخالفین کو یہ موقعہ ملا کہ وہ اسلام کو ایک "دہشت گرد مذہب" کے طور پر پیش کریں۔ اگرچہ بعدازاں عراق سے جنگ میں شکست کھانے کے سبب ایران کے رویہ میں وقتی طور پر تبدیلی آگئی ہے اور وہ اب اپنے عقیدے اور اصولوں کی نشرواشاعت کے لئے ہم خیال گروہوں اور جماعتوں سے کام لے رہا ہے جیسے لبنان کی حزبُ اللہ اور سوڈان کی بعض پارٹیاں۔ تاہم اس کا مشن جاری و ساری ہے۔

(2) دوسری طرف مصر میں کچھ عرصہ سے بعض چھوٹے اسلامی گروپوں نے انتہاء پسندی کا رُخ اختیار کر لیا ہے جن میں جماعۃ الجہاد' ناجون من النار (آگ سے نجات پانے والے) شوقیون (شہادت کے مشتاق)' شبابُ محمد (محمد ﷺ کے نوجوان) اور حزبُ اللہ (اللہ کی پارٹی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابلِ ذکر ہیں۔ یہ لوگ اچانک پولیس پر حملہ اور غیر ملکی سیاحوں کو قتل کر کے دہشت گردی کا وہ رویہ اپناتے ہیں جس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مصری حکومت نے معتدل دینی جماعتوں سے بھی مذاکرات ختم کر کے اس شر انگیزی کو کچلنے کے لئے طاقت کا استعمال شروع کر دیا اور بغیر کسی تحقیق اور چھان بین کے شہروں اور بستیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر کے تباہی مچا دی اس سے جہاں بہت سے بے گناہ مارے گئے' وہاں حکومت کے خلاف انتقامی جذبات پیدا ہو کر ان انتہاء پسندوں کے بارے میں عوام میں ہمدردی کے جذبات ابھر آئے ہیں للذا حکومت نے ہنگامی قوانین کا سہارا لے کر چھ ہزار سے زیادہ لوگوں کو عدالتی فیصلوں کے بغیر جیلوں میں ڈال دیا ہے بلکہ اکثر کے بارے میں تو مقدمہ چلانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ اس نامناسب طرزِ عمل نے حالات میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کی بجائے صورتحال کو مزید بگاڑ دیا ہے۔ اگرچہ مصری حکومت کی طرف سے انتہاء پسندوں سے گفتگو کے لئے شیخ شعراوی کی سربراہی میں بیس علماء اور دانشوروں پر مشتمل ایک کمیٹی کے قیام کا تازہ اقدام قابلِ تعریف ہے۔ تاہم یہ اقدام بھی تناؤ میں کمی پیدا نہ کر سکا۔ کیونکہ اسی دوران بعض شرپسندوں نے امن و امان سے متعلقہ ایک بہت بڑے ذمہ دار "الفیمی" کو موقعہ پا کر قتل کر دیا اور ان کی طرف سے وزیر اطلاعات کو قتل کرنے کی کوشش کے علاوہ پولیس اور سیاحوں کے خلاف سرگرمیاں جاری ہیں۔ اب نظریہ آتا ہے کہ اس دہشت گردی کے خلاف حکومت کی فوجی کارروائیاں اور ان کو کچل دینے کے اقدامات جاری رہیں گے۔ یہی وجہ ہے ایک طرف حکومت نے اسیوط کے گورنر حسن الفی کو وزیر داخلہ مقرر کر دیا ہے' جو سخت گیروں کے ساتھ کسی قسم کی نرمی کے قائل نہیں ہیں اور دوسری طرف پھانسیوں کے دھڑا دھڑ اقدامات ہو رہے ہیں جس سے اعتدال پسندوں کے ساتھ گفتگو کا کوئی فائدہ ہونے کے بجائے دہشت گردی اور انتہاء پسندی میں اضافہ ہی ہو گا۔

مذکورہ بالا دو مثالوں میں افراط و تفریط کی جو صورتحال سامنے آئی ہے اس کے بالمقابل ہم دیگر دو مثالوں سے تصویر کا دوسرا رخ پیش کر کے مغرب کے غلط پروپیگنڈے کی نقاب کشائی کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

اس سلسلے کی پہلی مثال نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم دھماکہ کا وہ حادثہ ہے جس سے مغربی دنیا میں اسلامی انتہاء پسندی کے خلاف شدید غیض و غضب پھیلا ہے کیونکہ ابتدائی سطحی تحقیقات کے نتیجے میں اس دھماکہ کا ذمہ دار مصر کی ایک مجاہد تنظیم سے منسوب افراد کو قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ امریکی حکومت کے اعلیٰ عہدیدار خود یہ عندیہ بھی دے رہے ہیں کہ ایسا واقعہ کسی چھوٹے ٹولے کی کارگزاری نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے پیچھے کوئی بہت بڑی منظم قوت یا حکومت کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ ہے (لہٰذا اس واقعہ میں اسلام پسندوں کو بغیر ثبوت ملوث کرنا زیادتی سراسر ہے) دوسری مثال الجزائر میں ہنگامی قوانین کے خلاف اسلام پسندوں کی پر تشدد کارروائیوں کی صورت میں پیش کی جارہی ہے۔ حالانکہ یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ الجزائر کے حالات سیاسی دنیا میں معرض وجود میں آنے والے عام واقعات سے یکسر مختلف ہیں کیونکہ الجزائر کا یہ عوامی ردعمل اس وقت ابھرا جب وہاں انتخابات کے نتیجے میں اسلام پسندوں کی کامیابی نمایاں ہوئی تو آئینی سیاست کے دروازے بند کرکے حکومت و قانون پر ہتھیاروں سے قبضہ کرلیا گیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ:

(1) اسلامی انتہاء پسندی جس کا آج بڑا شہرہ ہے اس کی صرف دو مثالیں دی جاسکتی ہیں

(الف) ایرانی انقلاب جو اپنے تصورات اور طریق کار میں معروف اسلامی تحریکوں اور رجحانات کے بالکل الٹ ہے۔

(ب) مصر وغیرہ میں بعض انتہاء پسند گروپ جو صرف ایک محدود تعداد کی نمائندگی کرتے ہیں اور ان کی تعداد بھی چند سینکڑے سے زیادہ نہیں بلکہ یہ طریق کار خود مصر میں بہت بڑے اسلامی رجحان سے یکسر مختلف ہے کجا یہ کہ دوسرے اسلامی ملکوں میں اسلام پسندوں کی یہ روش ہو۔

(2) اس کے بالمقابل مغربی میڈیا کا مبالغہ پر مبنی وہ خوفناک پروپیگنڈا جس کی اندھی تقلید عربی ذرائع ابلاغ بھی کررہے ہیں' بالکل غلط ہے۔ چنانچہ یہ ذرائع اب باریش نوجوانوں' پردہ دار عورتوں کو تلاوت قرآن کریم میں مشغول دکھا کر یہ باور کروا رہے ہیں کہ یہی انتہاء پسند ہیں بلکہ بعض تو اس حد تک رنگ آمیزی کرتے ہیں کہ تمام دینداروں کو اس میں شامل کردیتے ہیں اور ایسی تصویر کشی کرتے ہیں کہ تمام دیندار انتہاء پسند سازشی اور آئین و حکومت کے لئے خطرہ نظر آئیں۔ اس بات کا بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ جس طرح نیویارک کا بم دھماکہ مغرب میں عام مسلمانوں کے خلاف رنج و غصہ کے جذبات ابھارنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے' اس کے برعکس امریکہ کی ایک ریاست ٹکساس میں کچھ عرصہ قبل ہی ایک انتہاء پسند عیسائی کے ہاتھوں انجام پانے والے سانحہ کے بارے میں کوئی لب کشائی نہیں کی گئی جس نے نبوت کا دعوی کرکے بیسیوں عورتوں اور بچوں کو قربانی کی بھینٹ چڑھا دیا تھا۔

(3) یہ بھی واضح رہے کہ دین کے نام پر انتہاء پسندی اور دہشت گردی کے واقعات زیادہ تر ان ممالک میں پیش آتے ہیں جو اپنے عوام کی آزادی کو کچلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح معاشرتی اور اقتصادی میدانوں میں فضا تنگ و تاریک کر کے فساد انگیزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن جب آزادی کی ہوا چلے اور عوام کی اقتدار میں شرکت ہو وہاں ایسے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

(4) مغرب میں اسلامی انتہاء پسندی کے خلاف جنگ کے نام پر جو لہر چل رہی ہے اس کے پس پردہ حقائق پر تاریک سائے تو پڑتے ہی ہیں تاہم اس سے بڑا مقصد یہ نظر آتا ہے کہ جب کھچڑی پک کر ٹھنڈی ہو جائے تو مڈل ایسٹ کو اسرائیل کے ساتھ پرامن بقائے باہمی اور صلح پر تیار کیا جائے اور اس طرح مغربی سازشوں کے خلاف ہر قسم کے جدوجہد کا خاتمہ کر دیا جائے جس میں پہلا نمبر ان اسلامی تحریکوں کا ہے جو اس علاقے میں صلح کی ایسی کارروائیوں کے منصوبے کے سامنے پل باندھے ہوئے ہیں۔ اس سازش کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ اسرائیل کے وزیراعظم اسحٰق رابن نے اسلامی انتہاء پسندی کے خلاف مصر اور امریکہ کو مل کر منظم کوشش کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ کیا ہمارے مخلص رہنما اسلام کے خلاف اس خطرناک منصوبے کی گہرائیوں کا اندازہ کریں گے یا بغیر سوچ سمجھے مغربی پروپیگنڈے کے پیچھے ہی چلتے رہیں گے!؟

(اخذ و ترجمہ "الفرقان" کویت)

دامن کو تار تار کیے جا رہا ہوں میں

اشکِ وفا نثار کیے جا رہا ہوں میں — دیدِ جمالِ یار کیے جا رہا ہوں میں
ہستی کا اعتبار کیے جا رہا ہوں میں — خود کو گناہگار کیے جا رہا ہوں میں
تشریحِ نوبہار کیے جا رہا ہوں میں — دامن کو تار تار کیے جا رہا ہوں میں
کیوں دل کو بے قرار کیے جا رہا ہوں میں — کیوں آنکھ اشکبار کیے جا رہا ہوں میں
روزِ جزا کے غم میں گناہوں کی فکر میں — قلب و جگر فگار کیے جا رہا ہوں میں
اٹھنے لگی ہیں مجھ پہ زمانے کی انگلیاں — وہ راہ اختیار کیے جا رہا ہوں میں
ہاں منزلِ مراد تری رہ گزر پہ ہے — ظاہر وہ رہ گزار کیے جا رہا ہوں میں
تیرے ہر ایک حال کو آخر زوال ہے — تجھ پر یہ آشکار کیے جا رہا ہوں میں

پیشِ نگاہ جرم ہیں' یومِ حساب ہے
رحمت کا انتظار کیے جا رہا ہوں میں

مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ